السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

[حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے : ’’ہم نے ایک بڑی قربانی بطور فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا۔‘‘ [۳۷/الصافات: ۱۰۷

اس بڑی قربانی سے کیا مراد ہے؟ بعض لوگ اس سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی مراد لیتے ہیں وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق متعدد اسرائیلی روایات بیان کی جاتی ہیں، حالانکہ قرآن کریم کے بیان کے بعد کسی روایت کی ضرورت نہیں رہتی، چنانچہ اس واقعہ کو ایک ’’نمایاں کارنامہ‘‘ کٹھن امتحان کے طور پر بیان کیا ہے اور ذبح عظیم کا بطور فدیہ ذکر کیا ہے، البتہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ذبح عظیم سے مراد ایک مینڈھا تھا۔ [البدایہ والنہایہ، ص: ۱۴۹، ج ۱]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے، اسے امام احمد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آواز دی گئی کہ آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا سینگوں اور سرمگیں آنکھوں والا مینڈھا ذبح ہوا پڑا ہے۔ [مسند امام احمد، ص: ۲۹۷، ج ۱]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم بھی قربانی کے لئے مینڈھوں کی یہی قسم تلاش کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ ایک طویل روایت ہے جس سے محدثین کرام نے کئی ایک مسائل کو مستنبط کیا ہے، ہمارے نزدیک ذبح عظیم سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ مراد لینا ایک خاص مکتب فکر کے حاملین کا کشید کردہ مسئلہ ہے۔ احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے اس کے خلاف واقعہ ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت اور شہادت سے ہزاروں سال پہلے ذبح عظیم کا واقعہ ہو چکا تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:393